6/25 30997/196

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص ایک باڑے سے روزانہ ایک من دودھ خریدتا ہے اور اس کی قیمت ایک مہینہ پیشگی باڑے والوں کو دیتا ہے، پھر یہ شخص یہ دودھ دکاندار کو اس شرط پر دیتا ہے کہ اس من دودھ میں دو سو روپے مجھے دیا کرو اور باقی جو نفع ہو وہ آپ رکھ لیا کریں کیا یہ جائز ہے۔

0346-9307912

وضاحت: یہ شخص دودھ دکاندار کو اس شرط پر دیتا ہے کہ آپ اس کو فروخت کریں اور دو سو روپے نفع مجھے دیں، باقی آپ رکھیں۔

خود دکاندار پر بیچتا مستفتی 2 اللہ

دار الافتاء فتویٰ نمبر ۹۱۵۳۷

10278

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں مہینہ پہلے رقم دیتے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے آپ سے اتنا دودھ خرید لیا، کیونکہ اس وقت دودھ موجود ہی نہیں ہوتا، اور معدوم کی بیع ناجائز ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میں آپ سے اس مہینہ میں اتنا دودھ خریدوں گا۔ پھر روزانہ جو دودھ لیگا تو بہتر ہے کہ اس وقت ایجاب وقبول کریں اگر کچھ کہے بغیر ہی دودھ لے لیا تو بھی جائز ہے، اور تعاطی کے ساتھ بیع درست ہوجائیگی۔

اور دکان والے کو یہ کہنا کہ دوسو روپے مجھے دیدینا باقی نفع آپ کا ہوگا یہ بھی جائز نہیں، اس کے بجائے دودھ دکاندار کو ایک متعین قیمت پر فروخت کیا جائے۔ اگر فروخت کرنا نہ ہو تو اس کے لئے فی کلو دودھ بیچنے پر کمیشن مقرر کردیا جائے۔

(رد المحتار)**(4/ 516)**

فی الولوالجية :دفع دراهم إلى خباز فقال :اشتريت منك مائة من من خبز، وجعل يأخذ كل يوم خمسة أمناء فالبيع فاسد وما أكل فهو مكروه؛ لأنه اشترى خبزا غير مشار إليه، فكان المبيع مجهولا ولو أعطاه الدراهم، وجعل يأخذ منه كل يوم خمسة أمنان ولم يقل فی الابتداء اشتريت منك يجوز وهذا حلال وإن كان نيته وقت الدفع الشراء ؛ لأنه بمجرد النية لا ينعقد البيع، وإنما ينعقد البيع الآن بالتعاطی والآن المبيع معلوم فينعقد البيع صحيحا .اهـ

الفتاوی الهندية **(4/ 451)**

دفع ثوبا إليه وقال بعه بعشرة فما زاد فهو بينی وبينك قال أبو يوسف رحمه الله تعالى إن باعه بعشرة أو لم يبعه فلا أجر له وإن تعب له فی ذلك ولو باعه باثنی عشر أو أكثر فله أجر مثل عمله وعليه الفتوى هكذا فی الغياثية

صحيح البخاری **(8/ 43)**

باب أجر السمسرة ولم ير ابن سيرين وعطاء وإبراهيم والحسن بأجر السمسار بأسا وقال ابن عباس لا بأس أن يقول بع هذا الثوب فما زاد على كذا و كذا فهو لك وقال ابن سيرين إذا قال بعه بكذا فما كان من ربح فهو لك أو بينی وبينك فلا بأس به وقال النبی صلى الله عليه وسلم المسلمون عند شروطهم.

والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴/جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

۵/مئی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

[illegible]

۲۷/۶/۱۴۳۴ھ